## سوال

(236) عورت کا گھر میں اعتکاف کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل پر فتن دور میں اگر عورت اپنے گھر میں اعتکاف بیٹھ جائے تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت کریں۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن و حدیث کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اعتکاف مسجد میں ہوتا ہے ، اس حکم میں مرد اور عورتیں سب برابر ہیں۔ گھر میں اعتکاف کرنے کی قرون اولیٰ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔

ہمارے رجحان کے مطابق اگر حالات سازگار ہوں تو عورت کو گھر کے بجائے مسجد میں ہی اعتکاف کرنا چاہیے کیونکہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی ، چنانچہ ان کے لیے وہاں خیمہ لگا دیا گیا جب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو علم ہوا تو انھوں نے بھی اپنا خیمہ لگا لیا ، ان کی دیکھا دیکھی حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بھی خیمہ لگا لیا ، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیمے دیکھے تو فرمایا یہ کیا ہے ؟ کیا اس سے نیکی کمانے کا ارادہ رکھتی ہیں ، میں تو اس سال اعتکاف نہیں کروں گا۔[1] ایک روایت میں ہے کہ آپ نے تمام خیموں کو اکھاڑ دینے کا حکم دیا۔ چنانچہ تمام خیموں کو آپ کے حکم کے مطابق ختم کر دیا گیا۔[2]

ازواج مطہرات شرم و حیا کے باوجود مسجد میں ہی اعتکاف کرتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو گھروں میں اعتکاف بیٹھنے کا حکم نہیں دیا بلکہ ان کے خیمے اکھاڑ کر اعتکاف کا پروگرام ہی ختم کر دیا ، اگر گھر میں اعتکاف کرنا جائز ہوتا تو آپ انہیں گھر میں اعتکاف بیٹھنے کا حکم دیتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو مسجد میں ہی اعتکاف کرنا ہو گا ، اگر مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کے لیے حالات سازگار نہ ہوں تو گھر میں اعتکاف نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک فتویٰ ہے ، آپ فرماتے ہیں : ’’اللہ تعالیٰ کو بدعات کے ارتکاب سے بہت ناراضگی ہوتی ہے اور یہ بھی بدعت ہے کہ ان مساجد میں اعتکاف کیا جائے جو گھروں میں بنی ہوتی ہیں۔‘‘ [3]

لہٰذا عورتوں کو بھی مسجد میں ہی اعتکاف کرنا چاہیے ، ان کا گھر میں اعتکاف کرنا صحیح نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری ، الاعتکاف : ۲۰۴۵۔

[2] صحیح بخاری، الاعتکاف : ۲۰۴۱۔

[3] بیہقی : ص ۳۱٦، ج ۴۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد4۔ صفحہ نمبر:222**

محدث فتویٰ